کچھوا اور تالاب

ایک زمانہ ایسا بھی گزرا ہے جب دَرِندے مِل جُل کر رہا کرتے تھے۔ سنا ہے کہ اس زمانے میں وہ ایک دوسرے کی باتیں بھی خوب سمجھ لیتے تھے۔ ایک سال بارش بالکل نہ ہوئی، تمام ندی نالے اور تالاب سوکھ گئے۔ پانی کی کمی سے

جانور مرنے لگے۔ جانوروں کا یہ حال دیکھ کر شیر نے تمام جانوروں کا ایک جلسہ کیا۔ جلسے میں مختلف جانوروں نے تقریریں کیں، یہ بحث ہوئی کہ ایسی کیا ترکیب کی جائے کہ پانی کی کمی سے جانور نہ مریں۔

’’ہمیں کسی ایسے ملک میں جانا چاہیے جہاں اس خشکی کا ڈر ختم ہو جائے۔‘‘ لنگور بولا۔

© NCERT not to be republished

یہ سُن کر کچھوا فوراً بولا : ''مگر بھئی میں تو اتنا لمبا سفر نہیں کر سکتا، میں تو مر جاؤں گا۔''

''اچھا تو پھر یہ خشکی کا زمانہ ہمیں سو کر گذارنا چاہیے۔'' سانپ نے رائے دی۔

''لیکن ہم اتنے دن کیسے سو سکتے ہیں۔'' خرگوش نے اپنا خیال ظاہر کیا۔

آخر میں یہ بات سامنے آئی کہ سب لوگ مل کر ایک تالاب کھودیں۔ بارش کے موسم میں تالاب بھر جایا کرے گا اور اس طرح سے پانی کی کمی دور ہو جائے گی، سب نے یہ بات مان لی اور یہ طے ہوا کہ اگلے دن سے تالاب کی کھدائی کا کام شروع کیا جائے۔ سب سے پہلے جنگل کا راجا اِس کام کو شروع کرے گا اور پھر باری باری سب اس میں

ہاتھ لگائیں گے۔ آخر میں گیدڑ اس کام کو پورا کرے گا۔

کُھدائی کا کام شروع ہو گیا۔ جب کام ختم ہونے کو آیا اور گیدڑ کی باری آئی تو وہ کہیں نظر نہ آیا۔ تالاب تو پورا ہونا

ہی تھا اس لیے گیدڑ کا انتظار نہ کر کے اُسے پورا کرلیا گیا۔ چند دن کے بعد ہی بہت زور کی بارش ہوئی۔ پورا تالاب پانی سے بَھر گیا۔ تالاب کے بھرنے پر پھر جلسہ بُلایا گیا اور یہ فیصلہ ہوا کہ جن جانوروں نے تالاب کی کُھدائی کی ہے وہی جانور یہاں آکر پانی پی سکتے ہیں۔

گیدڑ تو کام سے جان چُرا کر چُھپا چُھپا پھر رہا تھا اس جلسے میں شریک نہ ہوا لیکن اُس نے جھاڑیوں میں چُھپ کر تمام باتیں سن لیں۔ اس نے سوچا کہ اُسے سامنے نہیں آنا چاہیے اور چُھپ کر پانی پینا چاہیے۔

دوسرے روز وہ صبح صبح اٹھا اور دوسرے جانوروں کے پہنچنے سے پہلے تالاب پر پہنچ گیا۔ اس نے خوُب جی بھر کر پانی پیا۔ پھر یہ طریقہ اختیار کرلیا کہ صبح اٹھتا اور چوری چوری پانی پی کر بھاگ جاتا۔ کچھ دنوں تک تو کسی کو پتہ بھی نہ چلا۔ پھر تو وہ اپنے آپ کو بڑا سمجھنے لگا۔ ایک دن وہ پانی پینے کے بعد تالاب میں نہاتا رہا۔ اُس کے نہانے سے تالاب کا پانی گندہ اور مٹیالا ہو گیا۔

جب دوسرے جانور پانی پینے آئے تو انھوں نے تالاب کو گندا پایا۔

یہ کس کی حرکت ہے؟ شیر غرّایا۔

''کس نے ہمارے تالاب کو گندہ کیا۔'' سب چیخے۔

سب ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ بڑی دیر کے بعد کچھوے نے کہا: ''دیکھو میں ترکیب بتاتا ہوں کہ ہم کس طرح اس چور کو پکڑیں۔ آپ میری کمر پر موم لیپ دیں۔ میں ساری رات تالاب کے کنارے بیٹھ کر چور کا انتظار کروں گا اور اس کو ضرور پکڑ لوں گا۔''

سب نے اس رائے سے اتّفاق کیا اور کچھوے کی کمر پر موم کی تہہ جما دی گئی۔ کچھوا تالاب کے کنارے بیٹھ کر چور کا انتظار کرنے لگا۔ اس نے اپنا سر، پاؤں اور دُم کو خول میں چھپا لیا۔ وہ دُور سے ایک پتھر کی شکل کا نظر آنے لگا۔ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد وہ خول سے منھ نکالتا اور اِدھر اُدھر دیکھ لیتا کہ کوئی آ تو نہیں رہا، ساری رات انتظار کرنے کے بعد صبح کے قریب اُسے جھاڑیوں میں کھڑکھڑاہٹ سنائی دی۔ کچھوا جلدی سے تالاب کے کنارے کھسک گیا اور

© NCERT not to be republished

پتھر کی مانند بے حس ہو کر بیٹھ گیا۔

گیدڑ روزانہ کی طرح باہر نکلا اور اس نے اِدھر اُدھر دیکھ کر اطمینان کر لیا کہ اُسے کوئی دیکھ نہیں رہا ہے۔

جب وہ کچھوے کے قریب آیا تو اُس نے دیکھا کہ ایک خوب صورت سا پتّھر پڑا ہوا ہے۔

''پاؤں رکھنے کے لیے یہ کتنا اچھا پتّھر ہے۔'' گیدڑ نے سوچا اور اپنے اگلے دونوں پاؤں اس پر رکھ دیے اور گردن جُھکا کر پانی پینے لگا۔ سر اٹھا کر آگے بڑھنا چاہا تو پاؤں نہ ہِلے اس کے دونوں پاؤں جم گئے تھے۔

''ارے مجھے جانے دو یہ دھوکا ہے یہ چال ہے۔'' گیدڑ چلاّیا۔

''صرف تم ہی دھوکا دینا نہیں جانتے۔'' کچھوا بولا۔

not to be republished

''میں تمھارے خول کو توڑ دوں گا۔'' گیدڑ نے دھمکی دی۔

''جو جی چاہے کرو۔'' کچھوا بولا۔

گیدڑ نے جیسے ہی خول پر منہ مارا اس کا منہ خول میں پھنس گیا، کچھوا تالاب سے آگے بڑھنے لگا، گیدڑ نے اپنے آپ کو چُھڑانے کی بہت کوشش کی مگر وہ کامیاب نہ ہوا۔ اس نے اپنے پچھلے پاؤں کو زور سے خول پر مارا مگر یہ کیا اس کے اگلے پاؤں بھی جَم گئے۔ کچھوا اُسے اسی طرح لے آیا، جب جانوروں نے یہ خبر سُنی تو سب گیدڑ کو دیکھنے کو جمع ہو گئے۔

© NCERT not to be republished

ہر جانور نے اپنے طور پر گیدڑ کو بُرا بھلا کہا۔ شیر آیا تو اس نے کہا کہ اسے جان سے مار دیا جائے۔ اس کی سزا کا طریقہ یہ طے ہوا کہ بھیڑیا اِس کو دُم سے پکڑ کر گھما کر زمین پر دے مارے۔ اگلے دن صبح صبح سب جانور جمع

ہو گئے، گیدڑ بڑا چالاک تھا۔ اسے رات کو جو کھانا ملا اُس کی چربی چُھڑا کر اپنی دُم پر چربی مَل لی۔

بھیڑیا آیا اور اس نے اسے دم سے پکڑ کر گھمایا دُم میں چَربی لگی ہوئی تھی۔ اس لیے وہ پوری طرح نہ پکڑ سکا اور دُم چھوٹ گئی۔ گیدڑ دور جا گرا اور اُٹھ کر بھاگ گیا۔ سب جانور دیکھتے رہ گئے۔

اس دن کے بعد سے پھر گیدڑ تالاب پر نہیں آیا۔ مگر آج بھی کچھوا تالاب کے کنارے ساری رات بیٹھا رہتا ہے تاکہ گیدڑ کہیں سے آکر پانی کو گندہ نہ کردے۔

لوک کہانی

سوالات

1. شیر نے تمام جانوروں کو کیوں جمع کیا؟
2. جانوروں نے پانی جمع کرنے کا کون سا طریقہ اپنایا؟
3. تالاب کی کھدائی کس طرح ہوئی؟
4. گیدڑ نے تالاب سے پانی پینے کا کیا طریقہ اختیار کیا؟
5. کچھوے نے گیدڑ کو کس طرح پکڑا؟
6. گیدڑ کو کیا سزا دی گئی؟

© NCERT not to be republished